روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
ایڈیٹر : عبدالسمیع خان
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ہفتہ یکم جون 2013ء 21 رجب 1434 ہجری یکم احسان 1392 ہش جلد 63-98 نمبر 123

نمازی کا احترام

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضور ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ جو شخص ہماری طرح نماز پڑھے اور ہمارے قبلہ کی طرف منہ کرے اور ہمارا ذبیحہ کھائے یہ وہ مسلمان ہے جو اللہ اور اس کے رسول کی امان میں آ جاتا ہے۔ پس اللہ کے اس عہد میں کوئی کوتاہی نہ کرنا۔ (بخاری کتاب الصلاۃ باب فضل استقبال القبلۃ حدیث نمبر:378)

دوسری حدیث میں ہے کہ ایسے مسلمان کے جان و مال وغیرہ کی حفاظت لازم ہے۔

(ابوداؤد کتاب الجہاد باب علی مایقاتل المشرکون حدیث نمبر:2271)

اخلاق عالیہ حضرت اقدس بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت میر ناصر نواب صاحب اپنی اہلیہ کے علاج کی غرض سے 1876ء کے اوائل میں قادیان آئے اور حضرت مسیح موعود کے والد حضرت مرزا غلام مرتضیٰ صاحب سے علاج کراتے رہے۔ اگلے سال 1877ء میں حضرت میر صاحب کی مرزا غلام قادر کے ذریعہ سے حضرت مسیح موعود سے پہلی ملاقات ہوئی تھی۔ حضرت میر ناصر نواب صاحب کے بیان کے مطابق یہ وہ زمانہ تھا جب کہ حضرت اقدس ''براہین احمدیہ'' لکھ رہے تھے۔ حضرت میر صاحب کے زیادہ مراسم گو آپ کے بڑے بھائی سے تھے لیکن ابتدائی ملاقات ہی سے آپ کے دل پر حضرت مسیح موعود کی تقویٰ شعاری، عبادت اور ریاضت اور گوشہ گزینی نقش ہوگئی جس کا کبھی کبھی گھر میں آ کر اظہار کرتے ہوئے کہا کرتے تھے کہ ''مرزا غلام قادر کا چھوٹا بھائی بہت نیک اور متقی ہے'' چند ماہ بعد ان کی تبدیلی قادیان سے لاہور میں ہوگئی تو وہ چند روز کے لئے اپنے اہل خانہ کو حضور کے مشورہ کے احترام میں بے تامل آپ ہی کے ہاں چھوڑ گئے اور جب وہاں مکان کا بندوبست ہوگیا تو پھر انہیں لے گئے۔ ان کا کہنا ہے کہ ''میں نے اپنے گھر والوں سے سنا کہ جب تک میرے گھر کے لوگ مرزا صاحب کے گھر میں رہے مرزا صاحب کبھی گھر میں داخل نہیں ہوئے بلکہ باہر کے مکان میں رہے۔ اس قدر ان کو میری عزت کا خیال تھا۔ وہ بھی عجب وقت تھا حضرت صاحب گوشہ نشین تھے، عبادت اور تصنیف میں مشغول رہتے تھے۔ لالہ شرمپت اور ملاوامل کبھی کبھی حضرت صاحب کے پاس آیا کرتے تھے اور حضرت صاحب کے کشف اور الہام سنا کرتے تھے بلکہ کئی کشوف اور الہاموں کے پورے ہونے کے گواہ بھی ہیں۔ اس وقت یہ سچے اور نرم دل تھے۔

حضرت میر صاحب ابتداء قادیان میں رہائش پذیر ہوئے تو انہیں حضرت مسیح موعود کے ساتھ اکثر نماز پڑھنے کا موقعہ ملتا اور وہ نماز کے بعد حضور سے علمی اور فقہی مسائل پر بھی مذاکرہ کیا کرتے تھے۔ (تاریخ احمدیت جلد اول ص 131)

نماز کا بڑا گہرا تعلق ظاہری و باطنی پاکیزگی سے ہے چنانچہ حضرت مسیح موعود کے معمولات اور عادت میں یہ بات داخل تھی کہ آپ ہمیشہ باوضو رہتے حضرت اماں جان روایت کرتی ہیں کہ حضرت مسیح موعود عام طور پر ہر وقت باوضو رہتے تھے۔ (سیرت المہدی جلد اول ص 2)

حضرت مصلح موعود بیان فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود ہر وقت باوضو رہتے۔ رفع حاجت سے فارغ ہو کر آتے تھے تو وضو کر لیتے تھے سوائے اس کے کہ بیماری یا کسی اور وجہ سے رک جاویں۔ (الفضل 27 جون 1998ء ص 3)

حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی گواہی دیتے ہیں کہ:

مختلف سفروں کے دوران خود میں نے بھی اس امر کا مشاہدہ کیا کہ آپ جب کبھی پیشاب یا رفع حاجت کر کے آتے تو وضو کر لیتے تھے۔ (سیرت مسیح موعود ص 70)

حضور سردیوں میں عام طور پر گرم پانی سے وضو کرتے تھے۔ (سیرت مسیح موعود ص 345)

خوش نصیب لوگ

مکرم محمد خان صاحب ساکن منج تحصیل و ضلع گورداسپور نے بیان کیا کہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود نے بڑے جوش سے تقریر فرمائی اس تقریر میں آپ نے یہ بھی فرمایا کہ جو لوگ اللہ کے نام پر اپنے لڑکے دیں گے وہ بہت خوش نصیب ہوں گے۔ (سیرت المہدی جلد 4 صفحہ 9)

احباب اپنے مخلص اور ذہین بچوں کو وقف کرنے اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کیلئے پیش کرنے کی سعادت حاصل کریں۔

(وکیل التعلیم تحریک جدید ربوہ)

ضرورت اساتذہ

نظارت تعلیم کو ایم ایس سی فزکس اور میتھ کی کلاسز کو پڑھانے کے لئے اعلیٰ تعلیمی قابلیت رکھنے والے تجربہ کار مرد و خواتین اساتذہ کی ضرورت ہے۔ ڈگری کلاسز کو پڑھانے کا زیادہ تجربہ رکھنے والے مرد و خواتین کو ترجیح دی جائے گی۔ خواہشمند مرد و خواتین درخواست جمع کروا سکتے ہیں درخواست دینے کیلئے ایک سادہ کاغذ پر ناظر صاحب تعلیم کے نام درخواست، اپنی تمام تعلیمی اسناد اور شناختی کارڈ کی نقول اور نظارت تعلیم کے شائع شدہ ملازمت کے فارم پر صدر/امیر صاحب کی تصدیق کے ساتھ جمع کروائیں۔ نظارت تعلیم کے شائع شدہ فارم پر مکمل کوائف نہ ہونے کی صورت میں درخواست پر کارروائی نہ کی جائے گی۔ درخواست فارم نظارت تعلیم کے دفتر یا ویب سائٹ سے حاصل کئے جا سکتا ہے۔

(نظارت تعلیم)

درخواست دعا

☆ مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کیلئے درخواست دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان احباب کی قربانی قبول فرمائے اور ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے۔ آمین

رحمتِ خداوندی کی پُکار

(اس نظم کے لکھنے کا محرک قُرآن کریم کی سورۃ زمر کی آیت نمبر 54 ہے۔ جس کا ترجمہ یہ ہے)
(تُو کہدے! اے مرے بندو، جنہوں نے زیادتی کی ہے اپنی جانوں پر، نہ مایوس ہو رحمت سے اللہ کی۔ یقیناً اللہ بخشتا ہے گناہ سب کے سب۔ یقیناً وہی بخشنے والا بہت رحم کرنے والا ہے۔ جھک جاؤ طرف اپنے رب کی، قبل اس کے کہ آوے تمہارے پاس عذاب، پھر نہیں مدد دیئے جاؤ گے تم)

گرچہ ہے گناہوں میں گرفتار چلا آ
آ پاس مرے میرے خطا کار چلا آ

بخشش مری ہر سمت تجھے ڈھونڈ رہی ہے
کیوں مجھ سے گریزاں ہے مرے یار چلا آ

سو بار بھی توبہ کو اگر توڑ چُکا ہے
رحمت مری کہتی ہے کہ سو بار چلا آ

مایوس نہ ہو گر مرے وعدوں پہ یقیں ہے
وعدے کا میں سچا ہوں ستم گار چلا آ

ڈھک لے گی ترے عیب مری رحمتِ جاری
مت بھول مرا نام ہے ستار چلا آ

دو اشکِ ندامت ترے دوزخ کو بُجھا دیں
آنکھوں میں لئے اشکوں کی منجدھار چلا آ

میں کون ہوں کیا ہوں تجھے ادراک نہیں ہے
دیکھا ہی نہیں تو نے رُخِ یار چلا آ

دوزخ سے نہ ڈر چھوڑ دے جنت کی طمع کو
آ دیکھ مجھے طالبِ دیدار چلا آ

رہ دیکھ رہا ہے ترا مالک، ترا خالق
مسجودِ ملائک، مرے شہکار چلا آ

بندہ ہے تو بندے کے لئے عجز ہے زیبا
سر پر نہ سجا کبر کی دستار چلا آ

آجا کہ کھلے ہیں ابھی توبہ کے دریچے
قبل اس کے کہ ہو جائے تو لاچار چلا آ

مجبوری و مختاری کی بحثوں کو بُھلا دے
بے کار نہ کر حُجت و تکرار چلا آ

مٹی ہے تری خیر کا اور شر کا مرکب
تو خیر کو لے، شر سے ہو بے زار چلا آ

اوجھل نہیں تو مجھ سے بھٹکتے ہوئے راہی
پھرتا ہے کہاں ہو کے یونہی خوار چلا آ

یاں دیر اگر ہے بھی تو اندھیر نہیں ہے
مجھ سا نہ ملے گا کوئی غم خوار چلا آ

میلے سے جہاں کے ترا دل ہی نہیں بھرتا
گھر میں ترے چیزوں کے ہیں انبار چلا آ

تاجر ہے اگر تُو تو رضا میری کما لے
ہو جائے گا کل بند یہ بازار چلا آ

اب چھوڑ بھی دے دُنیائے فانی کے مزوں کو
آ چکھ تو سہی لذتِ آزار چلا آ

تو موت کے قدموں کی بھی آہٹ نہیں سنتا
کرتا ہے تجھے وقت خبردار چلا آ

پیارا ہے مجھے بندہ تواب و مطّہر
قرآن کو پڑھ، عجز میں سرشار چلا آ

کر دیتی ہے معدوم یہ فی الفور خطائیں
توبہ میں نہاں ہے عجب اسرار چلا آ

اب چھوڑ بھی دے ظلم و جفا کا یہ وطیرہ
یاں عجز فقط عجز ہے درکار چلا آ

یہ دل پہ جما زنگ اسی وقت کُھرچ دے
ہو جائے گا کل کام یہ دشوار چلا آ

گردن میں تری طوق ہیں پیروں میں سلاسل
اس پر ہے عجب شوخیِ رفتار چلا آ

یہ کام ہے جلدی کا اسے ٹال نہ کل پر
کل آئے نہ آئے دلِ بیمار چلا آ

آدم نے بھی توبہ میں ہی ڈھونڈی تھیں پناہیں
آدم کے قدم پر ہی قدم مار چلا آ

مہلت جو میسر ہے تو کچھ فیض کما لے
کافی ہیں جو لکھ ڈالے ہیں اشعار چلا آ

بہروپ نہ بھر عابد و زاہد کا نکمے
رگ رگ سے میں واقف ہوں ریا کار چلا آ

کجرو کی نہیں ہے مرے کوچے میں رسائی
درگاہِ مقدس ہے یہ ہموار چلا آ

ہونے کو ہے اب ختم تری عمر کی نقدی
ڈھلنے کو ہے دن اب تو خریدار چلا آ

خود تیری انا راہ کی دیوار ہے عرشی
دیوار گرا، بھول کے پندار چلا آ

ا۔ع۔ ملک

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ ♦ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ♦ مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ ♦ قیمت 5 روپے

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ

خطبات امام وقت سوال وجواب کی شکل میں

(بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2013ء)

(نوٹ) یہ سوالات الفضل میں 18 مئی کو شائع ہوئے تھے اب ان کے جوابات پیش ہیں۔

جوابات از خطبہ جمعہ

26 اپریل 2013

س: حضور انور نے خطبہ کے آغاز میں کن آیات کی تلاوت فرمائی ہے؟

ج۔ سورۃ مائدہ 9، 10

س: ان آیات میں کیا مضمون بیان ہوا ہے؟

ج۔ ان آیات میں خدا کی خاطر انصاف کو مضبوطی سے قائم کرنے اور سچی گواہی دینے کی تعلیم دی گئی ہے خواہ یہ گواہی تمہارے اپنوں کے خلاف ہی نہ ہو۔ نیز یہ تعلیم بھی دی گئی کہ کسی قوم کی دشمنی تمہیں اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم انصاف نہ کرو۔

س۔ مخالفین مومنوں پر کیا الزام لگاتے ہیں اور اس کی کیا وجہ ہے؟

ج۔ مخالفین مومنوں پر شدت پسندی اور غیر مسلموں کے لئے بغض اور کینہ کا الزام لگاتے ہیں اور اس کی وجہ بعض نام نہاد (۔) پسند گروہ یا (۔) تنظیموں کی کارروائیاں ہیں۔

س۔ مخالفین کے الزامات کا کون سی جماعت جواب دیتی ہے؟

ج۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ ہے جو مخالفین کے الزام کو قرآن کی تعلیم کی روشنی میں رد کرتی ہے۔ اور یہ ہر بے ہودہ گوئی کا جواب دے کر مخالفین کو ان کا آئینہ دکھاتی ہے۔

س۔ انصاف پسند غیر دین حق کی اعلیٰ تعلیم کو سن کر کیا سوال کرتا ہے؟

ج: ہر انصاف پسند غیر اس تعلیم کو سن کر اس تعلیم کی تعریف کئے بغیر نہیں رہتا لیکن ساتھ ہی یہ سوال بھی کرتا ہے کہ اس تعلیم پر عمل کہاں ہے؟

س۔ جماعت احمدیہ کے بارہ میں اخباروں میں کیا تبصرے شائع ہوتے ہیں؟

ج۔ دنیا میں مختلف اخباروں میں لکھنے والے جب بھی دین حق کے بارہ میں لکھتے ہیں تو بعض دفعہ نام لے کر اور بعض دفعہ بغیر نام کے اشارۃً یہ بات کرتے ہیں کہ ایک اقلیتی جماعت ہے جو اس شدت پسندی کے خلاف ہے اور یہ جماعت ہے جو انصاف کو دنیا میں قائم کرنا چاہتی ہے۔ اور یہ دعویٰ بھی کرتی ہے کہ دین حق کی حقیقی تعلیم پر عمل کرنے والے صرف ہم ہیں۔

س۔ غیروں کے جماعت کے حق میں تبصروں کے حوالہ سے حضور انور نے جماعت کو کیا نصیحت فرمائی؟

ج۔ حضور نے فرمایا کہ ہمیں اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ ہم کس حد تک اس تعلیم پر عمل کر رہے ہیں۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ جب وقت آئے اور دنیا ہمیں پرکھے تو اس تعلیم کا اعلیٰ معیار ہم میں موجود ہی نہ ہو۔

س۔ کسی جماعت کی صداقت کا کب پتہ چلتا ہے؟

ج۔ کسی جماعت کی سچائی کا پتہ اس وقت چلتا ہے جب اپنی ذات پر ایسے حالات آئیں جو مشکل میں ڈالنے والے ہوں اور ہم میں سے ہر ایک اپنی ذات کو مشکل میں ڈال کر خدا تعالیٰ کی رضا اس کی تعلیم پر اس کے احکام پر عمل کرنے والا ہو۔ اور اس معیار کا عمل کرنے والا ہو کہ عمل کرتے ہوئے اسی حالت سے کامیاب ہو کر نکلے۔

س۔ ایک احمدی کو دین حق کی خوبصورت تعلیم کو دنیا کے سامنے پیش کرتے وقت کیا یاد رکھنا چاہئے؟

ج۔ ہر احمدی کو یاد رکھنا چاہئے کہ جب وہ دین حق کی خوبصورت تعلیم دنیا کے سامنے پیش کرتا ہے تو ساتھ ہی اپنا تعارف ایک احمدی کی حیثیت سے کرواتا ہے اور ایسے انسان کی حیثیت سے کرواتا ہے جو اس زمانے میں دین حق کی نشاۃ ثانیہ کا دعویٰ لے کر کھڑے ہونے والے کے پیرو کار ہیں یہ اس بات کا تعارف کرواتا ہے کہ ہم اس مسیح موعود اور مہدی موعود کے ماننے والے ہیں جو دین حق کی خوبصورت تعلیم دنیا میں پیش کرنے آیا ہے اور ایک جماعت قائم کی ہے۔

س۔ احمدیوں کے قول وفعل میں تضاد کی صورت میں غیر کیا کہیں گے؟

ج۔ اگر کوئی احمدیوں کے قول وفعل میں تضاد دیکھتا ہے تو فوری طور پر وہ کہے گا کہ دیکھو فلاں احمدی ہے، دعوے تو اپنی نیکیوں کے یہ لوگ بڑے کرتے ہیں، جماعت اپنے آپ کو بڑا انصاف کا علمبردار اس زمانے میں سمجھتی ہے لیکن اس میں شامل لوگ ایسے ایسے ظلموں میں ملوث ہیں۔

س۔ دین حق کی خوبصورت تعلیم اور تصویر کا اظہار کب ہوگا؟

ج۔ جب ہر احمدی ہر سطح پر اس (قرآنی) تعلیم کا اظہار اپنے قول اور عمل سے کرے گا۔ اور قرآن کریم میں بیان شدہ معیاروں کے حصول کی کوشش ہر سطح پر اپنے گھروں میں بھی اپنے معاشرے میں بھی اپنوں کے ساتھ بھی غیروں کے ساتھ بھی اور دشمنوں کے ساتھ بھی تعلقات میں ہونی چاہئے۔ تبھی ہم حقیقی مومن بن سکتے ہیں۔ تبھی اس زمانے کے امام کے ساتھ جڑنے کے دعویٰ میں ہم حق بجانب ہوں گے۔

س۔ گواہی کے حوالے سے حضور انور نے کیا وضاحت فرمائی؟

ج: گواہی خدا تعالیٰ کی خاطر ہونی چاہئے خدا تعالیٰ کے احکامات کے مطابق ہونی چاہئے ہمارے دل ودماغ میں یہ خیال نہ آئے کہ اس گواہی سے یا کوئی بھی گواہی جو میں نے دینی ہے اس سے کوئی ذاتی مفاد حاصل کرنا ہے۔ بلکہ صرف اور صرف یہ خیال ہو کہ میں نے خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنی ہے اور صرف اور صرف خدا تعالیٰ کو خوش کرنا ہے

س۔ انصاف کے اعلیٰ معیار آنحضرت ﷺ کے کس حکم پر عمل کئے بغیر قائم نہیں ہو سکتے؟

ج: انصاف کے اعلیٰ معیار سچائی پر قائم ہوئے بغیر ہو ہی نہیں سکتے آنحضرت ﷺ کے اس حکم پر عمل کئے بغیر یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ جو اپنے لئے پسند کرتے ہو وہ دوسروں کے لئے پسند نہ کرو۔

س۔ خدا کی رضا کو مقدم کیسے کیا جا سکتا ہے؟

ج: یہ اس وقت ہوگا جب اتنی جرأت پیدا ہو کہ اپنے خلاف بھی گواہی دینے سے انسان گریز نہ کرے۔

خدا تعالیٰ کے احکامات پر نظر رکھ کر ان پر عمل کرنے کی کوشش کرنی ہوگی۔

س۔ فائدے یا نقصان کن باتوں پر منحصر ہیں؟

ج: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہاری امارت یا غربت تمہارے فائدے یا نقصان تمہاری چالاکیوں یا جھوٹی گواہیوں یا انصاف سے دور جانے سے نہیں ہے بلکہ یہ فائدے نقصان اللہ تعالیٰ کے فضلوں پر منحصر ہیں۔

س۔ حضرت مسیح موعود نے ہمارے سامنے گواہی کا کیا اعلیٰ معیار پیش فرمایا؟

ج: حضرت مسیح موعود کی زندگی کا ایک واقعہ آتا ہے جہاں آپ کو گواہی دینی پڑی زمینداری کا معاملہ تھا اور جو مزارعین تھے ان کے ساتھ جھگڑا تھا درختوں کا تو ان لوگوں نے وہ جانتے تھے کہ حضرت مسیح موعود ہمیشہ سچائی پر قائم رہتے ہوئے گواہی دیں گے آپ کے والد کا اور آپ کے خاندان کی جائیداد کا معاملہ تھا زمین کا معاملہ تھا کوئی درختوں کی ملکیت کا معاملہ تھا جب گواہی دی گئی آپ کو بلایا گیا تو آپ نے جج کے سامنے یہی کہا کہ میرے نزدیک ان لوگوں کا ہی حق بنتا ہے اور ان کو ان کا یہ حق ملنا چاہئے اس کی وجہ سے آپ کے خاندان والے، آپ کے والد ناراض بھی ہوئے لیکن آپ نے کہا جو میں حق سمجھا جو سچی چیز سمجھی وہ میں نے گواہی دے دی۔

س۔ صفت خبیر کا حضور انور نے کا کیا مطلب بیان فرمایا ہے؟

ج: اللہ تعالیٰ تمہارے ہر عمل اور ہر بات سے اچھی طرح باخبر ہے اس سے کچھ چھپایا نہیں جا سکتا ہے۔

س۔ اللہ تعالیٰ انصاف اور گواہی کے حوالے سے ہمارے معیار کن بلندیوں پر دیکھنا چاہتا ہے؟

ج: صرف تمہارے معاشرے میں جو تمہارا ماحول ہے اسی نے تمہاری گواہیاں انصاف کے قائم کرنے کے لئے نہ ہو بلکہ تمہارے دشمن بھی اگر تمہارے سے انصاف حاصل کرنا چاہیں تو وہ بھی انصاف حاصل کرنے والے ہوں۔

س: قوّام کا کیا مطلب ہے؟

ج: انتہائی گہرائی میں جا کر مسلسل اور مستقل مزاجی سے کوشش کرتے ہوئے انصاف قائم کرو۔

س: ایک مومن کا ظلم کے خلاف آواز اٹھانے کا دعویٰ کب سچا ہو سکتا ہے؟

ج: جب وہ انصاف کے اعلیٰ معیار قائم کرتا ہے

سچائی کے اعلیٰ معیار قائم کرتا ہے۔ اپنی گواہیوں کو خدا تعالیٰ کے احکامات کے تابع کرتا ہے

س: ہر احمدی کو کس بارے میں فکر کی ضرورت ہے؟

ج: ہر احمدی کو اس بارے میں فکر کی ضرورت ہے چاہے وہ جماعتی خدمات پر مامور عہدیدار ہے یا عام احمدی ہے کہ ہمارے سامنے جو دنیا کو انصاف دینے اور سچائی پھیلانے کا اتنا بڑا کام ہے اس کو ہم اپنی اصلاح کرتے ہوئے کس طرح سرانجام دے سکتے ہیں تا کہ خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کر سکیں اور اللہ تعالیٰ کے وعدے کے مطابق اس کی مغفرت کی چادر میں لپٹ سکیں تا کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں اجر پانے والے ٹھہر سکیں۔

س۔ حضور انور نے انصاف کے حوالہ سے دنیا کی عمومی حالت کے بارہ میں کیا بیان فرمایا؟

ج: بڑی خوفناک تباہی کی طرف دنیا بڑی تیزی سے بڑھ رہی ہے نہ (۔) میں انصاف رہا ہے نہ غیر (۔) میں انصاف رہا ہے بلکہ ظلموں کی انتہاؤں کو چھو رہے ہیں۔

س۔ دنیا کو تباہی سے بچانے کیلئے ہمیں عملی کوشش کے ساتھ اور کیا کرنا ہوگا؟

ج: اس کے لئے ہم میں سے ہر ایک کو اپنے اپنے دائرے میں عملی کوشش کرنی چاہئے۔ عملی کوشش کے ساتھ ہمیں دعاؤں کی طرف بھی بہت توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

س۔ (۔) ممالک کی صورت حال کو حضور انور نے کن الفاظ میں بیان فرمایا؟

ج: (۔) ممالک کی ناانصافیوں اور شامت

اعمال نے ان کو اندرونی فساد میں مبتلا کر دیا ہے۔ بیرونی خطرے تیزی سے منڈلا رہے ہیں بلکہ ان کے دروازوں تک پہنچ چکے ہیں بڑی جنگ منہ پھاڑے کھڑی ہے دنیا اگر اس نتائج سے بے خبر نہیں تو لاپرواہ ضرور ہے۔

س۔ غلامان مسیح موعود کو اس صورت حال میں کیا کرنے کی ضرورت ہے؟

ج: غلامان مسیح موعود کو دنیا کو تباہی سے بچانے کے لئے دعاؤں کا حق ادا کرنے کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔

جوابات از خطبہ جمعہ

3 مئی 2013

س۔ حضور انور نے خطبہ کے آغاز میں کن آیات کی تلاوت فرمائی؟

ج: آیت نمبر 20-19 سورہ حشر

س۔ ان آیات کا ترجمہ کیا ہے؟

ج: ان آیات کا ترجمہ یہ ہے کہ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ کا تقویٰ اختیار کرو ہر جان یہ نظر رکھے کہ کل کے لئے کیا آگے بھیجا ہے اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو یقیناً اس سے جو تم کرتے ہو ہمیشہ واقف ہے اور ان لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ جنہوں نے اللہ کو بھلا دیا تو اللہ نے انہیں خود اپنے آپ سے غافل کر دیا یہی بدکردار، فاسق لوگ ہیں۔

س۔ اللہ تعالیٰ نے مومن کے لئے بنیادی شرط کیا رکھی ہے؟

ج: بنیادی شرط تقویٰ کو بیان کیا ہے۔

س۔ کیا کام کرنے والا حقیقی متقی کہلا سکتا ہے؟

ج: اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں جو مختلف احکام دیئے ہیں ان احکام پر چلنے والا حقیقی متقی کہلا سکتا ہے۔

س۔ حقیقی تقویٰ مختصر الفاظ میں کیا ہے؟

ج: خدا تعالیٰ کی رضا کو ہر چیز پر مقدم رکھتے ہوئے خدا تعالیٰ کو واحد و یگانہ اور سب طاقتوں کا منبع سمجھتے ہوئے اس کے حقوق ادا کرنا اور خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے اس کی مخلوق کے حقوق بھی ادا کرنا۔

س۔ حضرت مسیح موعود نے حقیقی تقویٰ کے بارہ میں کیا ارشاد فرمایا ہے؟

ج: امانتوں اور ایمانی عہدوں کی حتی الوسع رعایت کرنا اور سر سے پیر تک جتنے اعضاء ہیں آنکھ، کان، پیر اور دوسرے اعضاء ہیں ان کو جہاں تک طاقت ہو ٹھیک ٹھیک محل ضرورت پر استعمال کرنا اور ناجائز عوارض سے روکنا اور ان کے پوشیدہ حملوں سے متنبہ رہنا اور اس کے مقابل پر حقوق العباد کا بھی لحاظ رکھنا یہ وہ طریق ہے کہ انسان کی تمام روحانی خوبصورتی اس سے وابستہ ہے پس یہ وہ معیار ہے جو حضرت مسیح موعود نے بیان فرمایا ہے۔

س۔ خوش قسمت لوگ کون ہیں اور اس کی وجہ کیا ہے؟

ج: احمدی۔ کیونکہ ان کیلئے حضرت مسیح موعود نے خدا کا قرب حاصل کرنے کے لئے سب کچھ کھول کھول کر بیان فرمایا ہے۔

س۔ جو اللہ تعالیٰ کی حدوں کو توڑتا ہے اس کا انجام کیا ہوتا ہے؟

ج: ایسا انسان شیطان کی جھولی میں چلا جاتا ہے۔

س۔ اگر انسان تقویٰ سے دور ہو تو شیطان کیا کرتا ہے؟

ج شیطان چھپ کر حملے کرتا ہے اگر تقویٰ ہوگا تو انسان ان حملوں سے آگاہ رہے گا۔

س۔ سب سے زیادہ انسان کو کیا چیز اللہ تعالیٰ سے دور کر رہی ہے؟

ج: آجکل کی ایجادات جؤا، انٹرنیٹ، فحش فلمیں

س۔ ذاتی معاملات کو بھی اللہ تعالیٰ سے ٹھیک رکھنے کا انسان کو کیا فائدہ ہوگا؟

ج: انسان کی عبادتوں کا معیار بلند رہے گا اور عبادتوں کے بلند معیار کی وجہ سے اولاد نیک ہوگی۔

س۔ اگر اولاد نیک ہوگی تو اس کا انسان کو کیا فائدہ ہوگا؟

ج: وہ اس کیلئے دعائیں کرنے والی ہوگی

س۔ دنیا کی رنگینیاں اور لذتیں عارضی ہیں یا مستقل، دنیا کی لذتیں انسان کو کس سے محروم کر دیتی ہیں؟

ج: دنیا کی رنگینیاں اور لذتیں عارضی اور فانی ہیں۔ یہ گناہوں کی جڑ ہیں جو انسان کو لاپرواہ کر دیتی ہیں اور انسان خدا کو بھول جاتا ہے۔

س۔ گندی فلمیں اور غلط دوستیاں کیا کر رہی ہیں؟

ج: لغو فلمیں، غلط دوستیاں ہیں جہاں لوگوں کو اجاڑ رہی ہوتی ہیں وہاں نوجوانوں کو غلط راستے پر ڈال کر خدا تعالیٰ کی ذات سے ہٹا کر معاشرے کا ناسور بنا رہی ہوتی ہے۔

س۔ گناہوں کی جڑ کیا ہے؟

ج: انسان اپنے عملوں سے لاپرواہ ہو جاتا ہے اور خدا تعالیٰ کو بھول جاتا ہے۔

س۔ اگلے جہاں کی دائمی زندگی اور اللہ تعالیٰ کے انعامات کا وارث کس طرح بن سکتے ہیں؟

ج: خدا تعالیٰ پر کامل ایمان رکھتے ہوئے اس کی رضا کی راہوں کو تلاش کرنے کی ضرورت ہے اپنے مقصد پیدائش کو پہچاننے کی ضرورت ہے۔

س۔ والدین کے درجات کو بلند کرنے کا باعث کیا ہیں؟

ج: اولاد کے نیک اعمال اور دعائیں۔

س۔ شادی کے موقع پر کس چیز کو یاد رکھنا چاہئے؟

ج: دنیا اور اس کی تمام نعمتیں اور آسائشیں، مزے اور لذتیں عارضی چیزیں ہیں شادی اور دنیاوی ملاپ یہ سب عارضی لذات ہیں۔

س۔ لذت کی اصل بیان کریں؟

ج: اصل لذت خدا کی رضا کے حصول میں ہے جو اس دنیا اور اگلے جہاں میں بھی ملتی ہے

س۔ کس چیز پر عمل کرنا ضروری ہے؟

ج: تقویٰ کی راہوں کو تلاش کرنا اور ان پر عمل ضروری ہے۔

س۔ حضرت مسیح موعود نے ایک مجلس میں تقویٰ کے مضمون کو کس طرح بیان فرمایا ہے؟

ج: حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں دین حق میں حقیقی زندگی ایک موت کو چاہتی ہے جو تلخ ہے اور جو اس کو قبول کرتا ہے وہ ہی زندہ ہوتا ہے۔

س۔ حدیث کے حوالہ سے انسان کی خواہشوں اور لذات کی کیفیت کو بیان کریں؟

ج: انسان دنیا کی خواہشوں اور لذتوں کو جنت سمجھتا ہے حالانکہ وہ دوزخ ہیں اور سعید آدمی خدا کی راہ میں تکالیف برداشت کرتا ہے اور وہی جنت ہوتی ہے۔

س۔ سچی خوشحالی اور راحت کے حصول کو بیان کریں؟

ج: سچی خوشحالی اور راحت تقویٰ کے ذریعہ حاصل ہوتی ہے

س۔ تقویٰ کو کس چیز سے مشابہت دی گئی ہے؟

ج: تقویٰ پر قائم ہونا گویا زہر کا پیالہ پینا ہے

س۔ خوشحالی کا اصول بیان کریں؟

ج: خوشحالی کا حصول تقویٰ ہے حصول تقویٰ کے لئے شرطیں نہیں باندھنی چاہئیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں دے گا تو نیکیاں کریں گے۔

س۔ تقویٰ کے ضمن میں حضور انور نے کس آیت کی تلاوت فرمائی ہے؟

ج: جو اللہ کا تقویٰ اختیار کرے گا اللہ اس کو رزق عطا کرے گا جہاں سے اس کو گمان بھی نہ ہوگا۔

س۔ ہم نے کس چیز کا عہد کیا ہوا ہے؟

ج: ہم نے دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد کیا ہوا ہے۔ حضرت مسیح موعود کی بیعت کر کے تقویٰ پر چلنے کا عہد کیا ہے ہم نے اپنے قول و فعل کو ایک کرنا ہے۔

س۔ حضرت مسیح موعود نے تقویٰ کے حصول کے مراحل کو کس طرح بیان کیا ہے؟

ج: حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں تقویٰ کا مرحلہ بڑا مشکل ہے اس کو وہی طے کر سکتا ہے جو خدا تعالیٰ کی مرضی پر چلتے ہیں جو اللہ چاہے وہ کرے اپنی مرضی نہ کرے تقویٰ بناوٹ سے حاصل نہیں ہوتا تقویٰ دعا اور کوشش سے حاصل ہوتا ہے خدا تعالیٰ کے فضل سے تقویٰ حاصل ہوگا۔

س۔ پاک بننے کا طریقہ بیان کریں؟

ج: حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ کوئی انسان پاک نہیں بن سکتا جب تک خدا تعالیٰ نہ بنائے۔

س۔ قبولیت دعا کا طریقہ بیان کریں؟

ج: خدا تعالیٰ کے دروازے پر تضرع اور عجز سے اس کی روح گرے گی تو خدا تعالیٰ اس کی دعا قبول کرے گا۔

س۔ آبائی تقلید کس کو کہتے ہیں؟

ج: آبائی تقلید کسی بات کو سن سنا کر بجا لانا کہ باپ دادا یہ کر رہے ہیں (۔) کے گھر میں پیدا ہوا ہوں احمدی گھرانے میں پیدا ہوا ہوں احمدی ہوں تقلید سے روحانیت پیدا نہیں ہوتی۔

س۔ دنیا کی بلاؤں سے کون بچایا جا سکتا ہے؟

ج: متقی دنیا کی بلاؤں سے بچایا جاتا ہے۔

س۔ اللہ تعالیٰ کا جماعت سے سلوک بیان کریں؟

ج: اللہ تعالیٰ کا خاص سلوک جماعت کے ساتھ ہے کہ وہ نامساعد حالات میں جماعت کو دشمن کے منہ سے نکال لیتا ہے

س۔ جماعت میں تقویٰ کی حالت کو بیان کریں؟

ج: جماعت کی ایک اچھی تعداد یقیناً تقویٰ پر چلنے والی ہے اور اللہ کی رضا کو حاصل کرنے والی ہے

س۔ حضرت مسیح موعود ہم سے کیا چاہتے تھے؟

ج: حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ ہمیشہ خدا تعالیٰ کو یاد رکھیں اگر تم نے خدا تعالیٰ کو بھلا دیا تو تم اللہ تعالیٰ کا کچھ حرج نہیں کرو گے اور یہ غفلت تمہیں خود نقصان پہنچانے والی ہوگی۔

س۔ انسان کی روحانی حالت کس طرح انحطاط پذیر ہوتی ہے؟

ج: جب بھول جاتے ہیں کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہونا ہے اور دنیا دین پر مقدم ہو جاتی ہے۔

س۔ انسان کا ذہنی سکون کس طرح برباد ہوتا ہے؟

ج: اس دنیا میں پڑ جانے کی وجہ سے دنیا کو

دین پر مقدم کرنے کی وجہ سے ذہنی سکون برباد ہوجاتا ہے

س ۔ایمان کے دعویٰ کے ساتھ کس چیز کی ضرورت ہے؟

ج: ایمان کے دعویٰ کے تقویٰ پر قدم مارنا اور اللہ اور اس کے بندوں کے حقوق ادا کرنے کی طرف توجہ کرنی چاہیے

س ۔فاسق کے معنی بیان کریں؟

ج: فاسق کے معنے ہیں کہ انسان احکام شریعت کا عہد اپنے اوپر لاگو کر کے پھر بعض یا تمام احکام کی خلاف ورزی کرے قرآن کریم میں اس کے معنے ملتے ہیں نعمت الٰہی کی ناشکری کر کے دائرہ اطاعت سے خارج ہونا ہے جو اللہ تعالیٰ کی نعمت کی ناشکری کرے وہ دائرہ اطاعت سے باہر نکلا ہوا سمجھا جائے گا

س ۔اللہ تعالیٰ کی سب سے بڑی نعمت کیا ہے؟

ج: نبوت

س ۔حضرت مسیح موعود کی بعثت کی غرض کیا ہے؟

ج: حضرت مسیح موعود اپنے آقا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی غلامی میں توحید کے قیام اور اللہ تعالیٰ کے وجود کو ثابت کرنے کے لئے آئے ہیں

س ۔حقیقی تقویٰ کس طرح قائم ہوتا ہے؟

ج: حقیقی تقویٰ اس وقت قائم ہوتا ہے جب اللہ تعالیٰ کی وحدانیت پر کامل یقین ہو اور اس کی رضا مقصود و مطلوب ہو خدا تعالیٰ کی توحید میں جب انسان کھویا جاتا ہے تو حقیقی تقویٰ انسان میں پیدا ہوتا ہے

س: توحید کے حوالہ سے حضور انور نے کیا ارشاد فرمایا ہے؟

ج: توحید صرف اس بات کا نام نہیں کہ منہ سے لا الٰہ الا اللہ کہیں اور دل میں ہزاروں بت جمع ہوں جو شخص اپنے کسی کام اور مکر وفریب اور تدبیر کو خدا تعالیٰ کی سی عظمت دیتا ہے یا کسی انسان پر بھروسہ رکھتا ہے جو خدا تعالیٰ پر رکھنا چاہئے یا اپنے نفس کو وہ عظمت دیتا ہے جو خدا تعالیٰ کو دینی چاہئے ان صورتوں میں وہ خدا تعالیٰ کے نزدیک بت پرست ہے۔ بت صرف وہ نہیں ہیں جو سونے یا چاندی یا پیتل یا پتھر وغیرہ سے بنائے جاتے ہیں اور ان پر بھروسہ کیا جاتا ہے بلکہ ہر چیز یا پھر قول و فعل جس کو وہ عظمت دی جاتی ہے جو خدا تعالیٰ کا حق ہے۔ حقیقی توحید یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کو اپنی ذات میں ہر ایک شریک خواہ بت ہو خواہ انسان ہو خواہ سورج یا چاند یا اپنا نفس یا اپنی تدبیر کو مکر وفریب سے منزہ سمجھنا کسی کو رازق نہ ماننا، کسی کو معز، اور مذل خیال نہ کرنا ہمیشہ یاد رکھنا کہ اللہ تعالیٰ ہر ایک چیز پر بالا ہے کوئی انسان نہ کسی کو معزز یا ذلیل نہیں کر سکتا کسی کو بھی اللہ تعالیٰ کے علاوہ مددگار نہ سمجھے اپنا تذلل اس سے خاص کرنا اپنی امیدیں اس سے خاص کرنا اپنا خوف اسے خاص کرنا اپنی عبادت اسی سے خاص کرنا۔

س: توحید کے تین معنی بیان کریں

ج: اول ۔ذات کے لحاظ سے توحید یعنی اس کے وجود کے مقابل پر دوسرے سب کو معدوم سمجھنا یعنی ان کی کوئی حقیقت نہیں ہے ہر چیز اپنی ذات میں فنا ہونے والی ہے

دوم ۔صفات کے لحاظ سے توحید کا اقرار یعنی یہ کہ ربوبیت اور الوہیت کی صفات بجز اللہ تعالیٰ کے کسی کو نہ دے سب نظام اللہ کے ہاتھ کا نظام ہے اللہ تعالیٰ نے اس کو ذریعہ بنایا ہے پالنے والا بھی اللہ تعالیٰ ہے مالک بھی اللہ تعالیٰ ہے

سوم ۔اپنی محبت اور صدق و صفا اور شعارِ عبودیت میں دوسرے کسی کو شریک نہ کرنا اپنی محبت اور صدق اور شعار عبودیت میں جو توحید ہے کسی دوسرے کو اللہ تعالیٰ کا شریک نہ بنانا اس اللہ میں کھوئے جانا اور ڈوب جانا یہ باتیں اگر ایک مومن میں ہوں تو وہ اللہ کا حق ادا کرنے والا بن سکتا ہے۔

س ۔حضور انور نے خطبہ ثانیہ کے درمیان میں کیا فرمایا ہے؟

ج: حضور انور نے اپنے سفر کا ذکر فرما کر دعا کی تحریک کی۔

مکرم محمد شفیع خان صاحب

محترم محمد شہزادہ خان صاحب کی یاد میں

Lm 21

محترم محمد شہزادہ خان صاحب افغانستان کے ایک گاؤں بڑوکلاں میں صاحب دین خان صاحب کے گھر پیدا ہوئے ۔بچپن سے ہی حصول علم کا بہت شوق تھا۔گاؤں کے مدرسے سے قرآن پاک ناظرہ پڑھا اور پھر 9 برس کی عمر میں مزید علم کے حصول کے لئے اپنے ماموں کے ہمراہ کوہاٹ آ گئے ۔آپ کا تعلق ایک زمیندار گھرانے سے تھا جو گاؤں میں صاحب حیثیت گھرانہ سمجھا جاتا تھا۔ لیکن آپ نے حصول علم کے جنون میں آرام وآسائش کو خیر باد کہہ کر پردیس کی سختیاں کم عمر میں تعلیم کی خاطر قبول کرلیں ۔ان دنوں عام طور پر مدرسے مساجد میں قائم تھے جہاں علماء دین نہ صرف مذہبی تعلیم دیتے تھے بلکہ اُردو، فارسی، عربی پڑھاتے تھے ۔آپ کے ماموں آپ کو دینی مدرسے کے ایک عالم کے سپرد کر کے واپس افغانستان چلے گئے اور وہ گاہے بگاہے اپنے بھانجے کی خبر گیری اور ضروریات زندگی کی ترسیل کے لئے کوہاٹ آتے جاتے رہے۔ ابھی محمد شہزادہ خان صاحب کو یہاں مدرسے میں تعلیم حاصل کرتے چند ماہ ہی گزر رہے تھے کہ مدرسے سے تمام طلباء کو اُن کے وارثان نے تعلیم حاصل کرنے سے اٹھالیا۔ محمد شہزادہ خان صاحب کو بھی دوسرے طالب علموں نے بتایا کہ ہمارے مدرسے کے مولانا صاحب قادیانی ہوگئے ہیں لہٰذا اب ان سے تعلیم حاصل کرنا ایمان کو خراب کرنے کے مترادف ہے ۔یہ سن کر محمد شہزادہ خان صاحب اپنے استاد محترم کے حجرے میں گئے جہاں وہ کلام پاک کی تلاوت میں مصروف تھے۔ محمد شہزادہ خان دیر تک آپ کے پاس بیٹھے تلاوت کلام پاک سنتے رہے جب استاذ المکرّم نے تلاوت ختم کی تو استاد المکرّم نے محمد شہزادہ خان صاحب سے پوچھا کیوں آئے ہو۔ جب سب طالب علم مجھے چھوڑ کر چلے گئے ہیں تم کیوں نہیں گئے ۔محمد شہزادہ خان صاحب نے عرض کیا کہ جب تک مجھے آپ نہیں بتائیں گے کہ آپ کیوں قادیانی ہوئے ہیں اور یہ قادیانی کیا ہوتے ہیں اس وقت تک میں آپ کا مدرسہ چھوڑ کر نہیں جاؤں گا۔ آپ کے اصرار اور جستجو کو دیکھتے ہوئے استاذ المکرّم نے اپنے شاگرد کو حضرت مسیح موعود کے ظہور مبارک کے بارے میں وضاحت سے بتایا۔ آپ بے شک کم عمر تھے لیکن نیک روح اللہ تبارک تعالےٰ نے آپ کو دی تھی۔ آپ کا جذبہء ایمانی بیدار ہوا آپ نے اپنے استاد سے کہا کہ مجھے مسیح و مہدی کے بارے میں احادیث اور قرآن کریم کی روشنی میں سمجھائیں۔ آپ کے نیک فطرت استاد روزانہ اپنے شاگرد کو حضرت مسیح و مہدی موعود کے بارے میں تفصیلات سے آگاہ کرتے رہے جب آپ کے شاگرد محمد شہزادہ خان صاحب نے استاد سے حضرت مسیح و مہدی موعود کے بارے میں، آپ کے چہرہ مبارک اور خصائل و فضائل کے بارے میں دریافت کیا تو استاد المکرّم نے صرف اتنا کہا کہ میں اس بارے میں کچھ بتانے سے قاصر ہوں کیونکہ میری نظروں نے میرا ساتھ نہیں دیا آپ کا چہرہ مبارک اس قدر منور و معزز ہے کہ میں جی بھر کر آپ کی زیارت کی سکت سے عاری ہوگیا۔ بس یوں سمجھ لو کہ جو شخص نیک فطرت اور سعید روح رکھتا ہے وہ بغیر کہے نہیں رہ سکتا کہ واقعی آپ ہی وقت کے مامور ہیں ۔ یہ گفتگو سن کر محترم محمد شہزادہ خان صاحب قادیان جانے کے لئے بے تاب ہوگئے اور استاذ المکرّم سے التجاء کی کہ آپ مجھے ابھی قادیان لے جائیں لیکن استاد نے فوری لے جانے سے معذرت کرتے ہوئے کہا کہ ابھی تم چھوٹے ہو کچھ انتظار کرو اچھی طرح سے سمجھ سوچ لو پھر میں جلسہ سالانہ پر اپنے ساتھ لے جاؤں گا۔ آپ کے استاد تو ہر سال جلسہ پر قادیان جاتے تھے لیکن وہ آپ کو 1910ء میں قادیان لے کر آئے ۔ جب حضرت خلیفۃ المسیح الاول کا زمانہ خلافت تھا۔ آپ کو زندگی بھر قلق رہا کہ آپ حضرت مسیح و مہدی موعود کی زیارت اور آپ کے دست مبارک پر بیعت کا شرف حاصل کرنے سے محروم رہے۔

آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے دست مبارک پر بیعت کی اور پھر واپس استاد کے ساتھ کوہاٹ نہیں گئے اور نہ ہی زندگی بھر کبھی اپنے وطن واپس جانے کی تمنا کی ۔آپ مسیح کی بستی میں رہے۔ یہیں سے اپنی تعلیم مکمل کی مولوی فاضل اور اورینٹل کالج لاہور سے او۔ ٹی کرنے کے بعد خلیفہ وقت کے ارشادات مبارکہ کے تحت ساری زندگی گزاری ۔آپ نے داعی الی اللہ کے فرائض بھی انجام دئے اور پھر ایک وقت آیا کہ حضور پُر نور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے آپ کو دار الشیوخ کا منتظم مقرر فرمایا۔ ہجرت سے قبل آپ جامعہ احمدیہ میں استاد کے فرائض انجام دے رہے تھے جب تقسیم ہند کے نتیجہ میں پاکستان بنا تو پاکستان آ گئے یہاں موضع احمد نگر (متصل ربوہ) میں جامعہ احمدیہ قائم ہوا تو آپ کو یہاں استاد کے فرائض سونپے گئے۔

قیام پاکستان کو ابھی زیادہ وقت نہیں گزرا تھا کہ جماعتی اخراجات کو کم کرنے کے لئے جامعہ احمدیہ میں اساتذہ میں تخفیف کرنا پڑی جس کی وجہ جماعت کی آمد میں کمی تھی جو قیام پاکستان کے نتیجہ میں نقل آبادی اور کاروبار اور ملازمتوں میں تعطل کی وجہ سے رونما ہوئی تھی۔ ملازمت سے فارغ کر دیئے گئے ۔محمد شہزادہ خان صاحب دو کمروں کے کچے چھوٹے سے مکان میں احمد نگر میں قیام پذیر تھے ۔خلیفۃ ء وقت کی قربت کو چھوڑ کر یہاں سے کہیں دور قیام کرنے کو تیار نہیں تھے لہٰذا اُنہوں نے ملازمت سے فارغ ہونے کے بعد احمد نگر میں ہی طب کی دکان کھول لی۔ ان کے پاس حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے نسخہ جات تھے ان کو تیار کر کے دکان شروع کی ۔گاؤں کا ماحول تھا یہ دکان نہ چل سکی ۔ پھر آپ نے کتابوں کی جلدیں بنانے کی دکان شروع کی یہ بھی نہ چلی تو پھر آپ نے سبزی فروخت کرنے کی دکان بنائی جس سے گزر اوقات کا بندو بست نہ ہو سکا اور یوں جو تھوڑی بہت پونجی تھی وہ بھی ختم ہوگئی اور نوبت فاقوں تک آ گئی ۔حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری جامعہ احمدیہ احمد نگر کے پرنسپل تھے آپ نے جب ایک عالم دین کی یہ حالت دیکھی تو ان کا دل پسیج گیا۔ انہوں نے آپ کو پیغام بھیج کر آپ کو جامعہ احمدیہ میں بلوایا وہاں جامعہ کے دیگر حاضر سروس اساتذہ بھی موجود تھے۔ حضرت مولانا

ابوالعطاء صاحب نے محترم محمد شہزادہ خان صاحب کو مخاطب کر کے فرمایا مولوی صاحب ہم اساتذہ نے مشورہ کر کے فیصلہ کیا ہے کہ آپ ہر روز ایک استاد کا پیریڈ پڑھائیں گے اس طرح باری باری سب اساتذہ کا ایک ایک پیریڈ ہر ماہ پڑھانے کا آپ کو موقع ملے گا۔ ہم تمام اساتذہ اپنی ماہانہ تنخواہ میں سے کچھ حصہ آپ کے لئے نکالیں گے اس طرح ہم پر بھی زیادہ بوجھ نہیں پڑے گا اور آپ کی ماہانہ تنخواہ بھی پوری آپ کو مل جایا کرے گی۔ آپ نے اپنے محترم ساتھیوں کے جذبہء ہمدردی کی تعریف کرتے ہوئے شکریہ ادا کیا اور فرمایا۔

میں نے رضائے الٰہی کی خاطر اپنا گھر بار عزیز واقارب وطن سب کچھ چھوڑ دیا تاکہ میں مسیح موعود ومہدی موعود پر ایمان لاکر اپنی عاقبت سنوارلوں۔ میرا رزق اللہ تبارک تعالیٰ کے پاس ہے۔ میں آپ کے بیوی بچوں کے رزق سے کیوں حصہ لوں۔ باوجود اصرار کے آپ رضامند نہ ہوئے۔ رمضان کا آخری عشرہ شروع ہو چکا تھا آپ کے سب بچے ابھی چھوٹے تھے۔ ایک ساتویں کا طالب علم تھا باقی سب اس سے چھوٹے تھے۔ گھر میں اناج کا دانہ نہیں تھا نہ ہی کوئی پیسہ، صبح بچے کھیتوں کو نکل جاتے وہاں سے شلجم، مولی، گاجریں اور ساگ وغیرہ لے آتے بچوں کی ماں جنگل سے کیکر کی خشک ٹہنیاں چن کر لے آتی اور ان پر سبزی پکا لیتی، سحری اور افطاری مولوی محمد شہزادہ خان صاحب اور ان کی اہلیہ محترمہ اسی پر کرتے۔ بچے سارا دن بھوک سے بلکتے بغیر اناج کے بھلا سبزیوں سے کب پیٹ بھرتا ہے۔ احمد نگر کی جماعت کی انتظامیہ کی طرف سے کچھ رقم فطرانہ میں سے ارسال کی گئی جو حضرت محمد شہزادہ خان صاحب نے یہ کہہ کر لوٹا دی کہ اس پر ہمارا حق نہیں ہے یہاں ہم سے بھی زیادہ مستحق ہیں یہ ان کا حق ہے۔

اس امتحان میں محترم محمد شہزادہ خان صاحب نے صبر اور توکل علی اللہ کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑا۔ آپ شب وروز اللہ تبارک وتعالیٰ کے حضور دعاؤں میں لگے رہے۔ آپ بیوی بچوں کو رات کو چادر بچھا کر اس پر باوضو کھڑا کر کے گھنٹوں اللہ تبارک تعالیٰ کے حضور گریہ وزاری کرتے۔ اور آنحضرت ﷺ کا واسطہ دے کر دعا کرتے کہ اے پروردگار میرے بیوی بچوں کو رزق عطا فرما۔ میرے بچے بھوکے ہیں میری بیوی بھوکی ہے میرا تیرے سوا دنیا میں کوئی مددگار یا سہارا نہیں بے شک تو ہی بے سہاروں کا سہارا ہے اور بے کسوں کا والی اور بہتر رزق دینے والا ہے۔ بچے چھوٹے تھے اور پھر بھوک سے نڈھال ہونے کی وجہ سے جلد ہی چادر پر گر جاتے لیکن یہ میاں بیوی نماز فجر تک اللہ تعالیٰ کے حضور آہ وفغاں میں گزار دیتے۔

محترم محمد شہزادہ خان صاحب روزنامہ الفضل کے خریداروں میں سے تھے ادارہ الفضل نے انہیں بطور خاص نصف قیمت پر زندگی بھر کے لئے اخبار الفضل جاری کر رکھا تھا۔ اس بھوک وافلاس کے دوران کئی ماہ سے الفضل کا بل بھی ادا نہ ہو سکا تھا۔ اب تواتر کے ساتھ یاددہانی کے خطوط ادارہ کی طرف سے بقایا جات کی ادائیگی کے لئے آنے شروع ہو گئے تھے۔ ان حالات میں سب بچوں نے اپنے والد کو مشورہ دیا کہ فی الحال آپ الفضل بند کروا دیں جب حالات بہتر ہوں تو اس کا دوبارہ اجراء کروالیں۔ آپ نے اس مشورہ سے اتفاق نہیں کیا۔ اور فرمایا: جس طرح جسمانی غذا کے بغیر انسان زندہ نہیں رہ سکتا۔ اسی طرح روحانی غذا کے بغیر انسان کی روحانی موت واقع ہو جاتی ہے۔

پھر فرمایا: الفضل روحانی غذا ہے۔ صفحہ اول پر (ملفوظات) ارشادات عالیہ جلی حروف میں درج ہوتے ہیں۔ جو انسان کو تقویٰ کے اعلیٰ معیار پر قائم کرنے کا ذریعہ ہوتے ہیں۔ اخبار کے صفحہ اول پر ہی حضور پُر نور کی صحت کے بارے میں روزانہ رپورٹ شائع ہوتی ہے۔ جمعۃ المبارک کے روح پرور خطبات جو خلیفہء وقت ارشاد فرماتے ہیں پڑھنے کو ملتے ہیں الفضل کے اندرونی صفحات پر احباب جماعت کے مضامین شائع ہوتے ہیں۔ جو دینی معلومات میں اضافہ اور علم وعرفان میں ترقی کا باعث بن کر روحانی قدروں کو تقویت دینے کا باعث بنتے ہیں اعلانات۔ اطلاعات اور احباب جماعت کے خوشی اور غم کے بارے میں آگاہی بھی الفضل سے ہی حاصل ہوتی ہے۔ گویا الفضل خلیفہء وقت سے تعلق قائم رکھنے دینی و روحانی طور پر ترقی کرنے اور احباب جماعت کے ساتھ تعلق قائم کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ لہٰذا چاہے گھر میں فاقہ ہو یا ہم بھوک سے مر جائیں میں الفضل بند کرنے کا سوچ بھی نہیں سکتا۔

آپ فجر کی نماز بیت میں ادا کر کے گھر آتے تو سب سے پہلے تلاوتِ کلام پاک کرتے پھر بچوں کو قرآن کریم کا درس دیتے اور اس سے فارغ ہو کر اخبار الفضل کا مطالعہ فرماتے..... جیسا کہ بیان ہو چکا ہے کہ ان کو اللہ تبارک تعالیٰ کے حضور گریہ وزاری کرتے 7 یوم بیت چکے تھے اور اب عیدالفطر میں صرف 3 دن باقی تھے جب صبح کو انہوں کے اخبار الفضل پڑھا تو اس میں اندر کے صفحات پر محترم ملک عمر علی صاحب کھوکھر رئیس اعظم ملتان کی طرف سے اشتہار تھا کہ ''ایک معلم کی ضرورت ہے جو ملتان میں رہ کر بچوں کو دینی علوم سے بخوبی آراستہ کر سکے''..... ان دنوں ملک عمر علی صاحب کھوکھر ربوہ میں چند یوم کے لئے تشریف لائے ہوئے تھے اس لئے بالمشافہ ملاقات کا عندیہ دیا گیا تھا۔

محترم محمد شہزادہ خان صاحب مولوی فاضل اخبار الفضل جس میں اشتہار تھا۔ ربوہ لے کر گئے اور محترم ملک صاحب سے ملاقات کی۔ ملک صاحب نے ایک اچھے عالمِ دین سے مل کر خوشی کا اظہار کیا اور فرمایا میں اپنی سعادت سمجھوں گا اگر آپ جیسے عالم دین میرے بچوں کو دینی تعلیم سے منور کریں۔ انہوں نے فرمایا کہ میں آپ کو مع اہل وعیال ملتان میں رہائش دوں گا آپ میری خواہش کو قبولیت بخشیں۔ انہوں نے کچھ رقم محترم محمد شہزادہ خان صاحب کو پیش کی اور فرمایا یہ آپ کا سفر خرچ اور کچھ پیشگی تنخواہ ہے آپ رکھ لیں۔ محترم شہزادہ خان صاحب نے عرض کیا۔ میں اگر ملتان گیا تو تنہا جاؤں گا میں ربوہ کے قرب کو نہیں چھوڑ سکتا میرے بیوی بچے یہیں احمد نگر میں رہیں گے لیکن میں یہ فیصلہ دعا اور بیوی سے مشورے کے بعد کروں گا اس لئے آپ ابھی یہ رقم جو مجھے دے رہے ہیں یہ نہ دیں۔ ملک صاحب نے فرمایا آپ یہ رقم امانت سمجھ کر رکھ لیں اگر آپ نے آنا ہو تو آپ عید گھر میں بچوں کے ساتھ کر کے ملتان آجائیں اگر نہ آنے کا فیصلہ کیا تو یہ امانت مجھے لوٹا دیں میں کل تک یہاں ہوں آپ فیصلہ کر لیں۔ آپ نے گھر آکر اہلیہ سے ذکر کیا اور وہ رقم اپنی اہلیہ کے پاس امانت کے طور پر رکھوا دی۔ رات کو آپ نے پھر سب کو چادر پر کھڑا کر کے گریہ وزاری کی اور خدا تعالیٰ سے مدد چاہی کہ یارب العزت اگر یہ تیرا انتظام ہے تو مجھے توفیق دے کہ میں ملتان چلا جاؤں اور اگر تیری رضا نہیں تو بہتر انتظام فرما۔ اللہ تبارک تعالیٰ نے آپ کا دل مائل فرمایا اور یوں آپ نے صبح اہلیہ کو اپنے فیصلے سے آگاہ فرمایا۔ آپ نے سب سے پہلے الفضل کے بقایا جات ادا کئے باقی رقم سے گھر کے لئے خورونوش کا ضروری سامان خریدا اور یوں عید کے روز اللہ تبارک تعالےٰ نے آپ کے بیوی بچوں کو اپنی جناب سے رزق عطا فرمایا الحمدللہ۔

محترم محمد شہزادہ خان صاحب مولوی فاضل نے سجدہ شکر رب العزت کے حضور بجالانے کے بعد فرمایا۔ میرے بچو دیکھو اللہ تبارک تعالیٰ نے میری روزی کا ذریعہ بھی اپنے خاص فضل اور رحم کے ساتھ دعاؤں کو شرفِ قبولیت بخشتے ہوئے روزنامہ الفضل کو بنایا۔ اب آپ الفضل کے فیوض وبرکات کا خود اندازہ لگالیں کہ اللہ تبارک تعالیٰ نے خلیفۃ المسیح کی دعاؤں کے طفیل اس روزنامہ اخبار کو کس قدر برکت بخشی ہے۔ اخبار الفضل آپ کی وفات کے بعد بھی 30 برس تک آپ کے نام پر جاری رہا جو آپ کے لئے صدقہ جاریہ تھا۔ یہ آپ کی بیوی نے تاحیات جاری رکھا۔

آپ نے ساری زندگی خاک بسر ہو کر گزاری آپ کے شاگرد جن میں سلسلہ کے جید علماء کرام شامل ہیں مولانا دوست محمد شاہد صاحب سلطان محمود انور صاحب مولانا رحمت اللہ صاحب افغانی اور دیگر سینکڑوں آپ کے شاگرد ہیں سب جانتے ہیں کہ آپ کو دنیا کی لالچ قطعی نہیں تھی نہایت سادگی اور صبر وتحمل میں آپ نے اپنی تمام زندگی گزار دی۔ آپ اپنی اولاد کو ہمیشہ نصیحت فرماتے تھے کہ کسی کے آگے ہاتھ نہ پھیلاؤ صرف اللہ تبارک تعالیٰ سے مانگو۔ خلافت چشمہ فیض روحانی ہے اس سے آبیاری پاتے رہو گے تو ہرے بھرے رہو گے ورنہ خس وخاشاک کی طرح دین ودنیا میں ناکام ونامراد ہو گے۔ خدمت دین جسمانی ہو یا مالی یہ عاقبت سنوارنے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کو پانے کا بہترین ذریعہ ہے۔ محترم محمد شہزادہ خان صاحب نے اپنی خودنوشت ڈائری چھوڑی ہے جس میں بہت سی روح پرور خوابیں صداقت حضرت مسیح موعود کے بارے میں درج ہیں۔

آپ کی شادی حضرت اماں جان کی تجویز پر محترمہ زینب بیگم صاحبہ دختر مولوی غلام رسول صاحب افغان شیر فروش قادیان ودختر محترمہ عائشہ پٹھانی صاحبہ سے ہوئی اور از راہ حد شفقت آپ نے اپنے دست مبارک سے جملہ جہیز عطاء فرمایا الحمدللہ محترمہ زینب بیگم صاحبہ نے حضرت صاحبزادہ میاں ظفر احمد صاحب ابن حضرت میاں شریف احمد صاحب کے ہمراہ محترم عائشہ پٹھانی صاحبہ کا دودھ ایام رضاعت میں پینے کا شرف محض اللہ تعالیٰ کے خاص فضل سے پایا۔ یوں آپ کو حضرت صاحبزادہ میاں ظفر احمد صاحب کی رضاعی بہن کا شرف حاصل ہوا۔

محترم مولوی محمد شہزادہ خان صاحب افغان کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے احمد نگر کا قاضی مقرر فرمایا تھا آپ کئی برس تک یہ فرائض انجام دیتے رہے جماعت احمدیہ کی بیت احمد نگر میں درس کلام پاک اور امامت کا بھی آپ کو کئی برس تک موقع اللہ تعالیٰ کے فضل سے میسر آیا۔ آپ کا انتقال 1963ء میں ہوا اور آپ کی اہلیہ محترمہ کا انتقال 1992ء میں ہوا آپ دونوں اللہ تبارک تعالیٰ کے خاص فضل سے موصی تھے۔ محترم محمد شہزادہ خان صاحب کی نماز جنازہ حضرت میاں ناصر احمد صاحب پرنسپل ٹی آئی کالج ربوہ نے پڑھائی جو بعد میں خلیفۃ المسیح الثالث کے مقام پر حکم ربی سے فائز ہوئے۔ محترم مولوی محمد شہزادہ خان صاحب اور آپ کی اہلیہ صاحبہ ہر دو کے مزارات بہشتی مقبرہ ربوہ میں ہیں اللہ تبارک تعالیٰ آپ کے درجات قیامت تک بلند فرماتا چلا جائے۔ آمین

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

سانحہ ارتحال

مکرم ناصر احمد ملہی صاحب (ر) مربی سلسلہ نصیر آباد رحمٰن ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بڑے بہنوئی مکرم طیب علی خادم صاحب سابق معلم وقف جدید امیر معلمین نگر پارکر اور مٹھی سندھ 25 مئی 2013ء کو جرمنی کے ایک ہسپتال میں 76 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ 27 مئی یوم خلافت کے جلسہ کے بعد آپ کی نماز جنازہ نیڈا جرمنی میں ادا کی گئی۔ 29 مئی 2013ء کو تقریباً سوا نو بجے صبح آپ کا تابوت دارالضیافت ربوہ پہنچا اسی روز بعد از نماز عصر بیت المبارک میں آپ کی نماز جنازہ مکرم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے پڑھائی آپ خدا تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ بہشتی مقبرہ جدید میں تدفین ہوئی اور قبر تیار ہونے پر آنمحترم نے ہی دعا کروائی۔ مرحوم نے تقریباً 1966ء میں احمدیت قبول کی۔ آپ خدا کے فضل سے مخلص اور فدائی اور نڈر احمدی تھے آپ کے رشتہ داروں نے آپ کی بہت مخالفت کی لیکن ثبات قدم کا نمونہ دکھایا۔ 1967ء میں آپ نے زندگی وقف کر دی اور معلمین کلاس وقف جدید ربوہ میں داخلہ لیا۔ 1968ء میں آپ کو بطور معلم نگر پارکر سندھ بھجوایا گیا آپ کے دوست مکرم مبارک احمد شاہ صاحب انچارج دفتر وقف جدید نے بتایا کہ 1969ء میں مجھے بھی اسی علاقہ میں بھجوایا گیا آپ فجر کی نماز کے بعد 25 میل کا پیدل سفر طے کر کے میرے پاس تشریف لائے۔ پیدل سفر کو عار محسوس نہیں کرتے تھے۔ بہت ہی پیار کرنے والے تھے۔ وقت کی پابندی کرنے اور کروانے والے تھے۔ تقریباً 1994ء میں اپنی دو بیٹیوں کے ہمراہ جرمنی چلے گئے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو آسودگی عطا فرمائی تو آپ نے جماعتی نظام کے تحت نگر پارکر میں چند کنویں لگوانے کیلئے رقم فراہم کی۔ کنویں لگ بھی گئے ہیں۔ سندھ میں زیادہ عرصہ رہے کچھ عرصہ پنجاب میں بعض مقامات پر معلم رہے۔ آپ نے بیوہ کے علاوہ 7 بیٹیاں اور نواسے نواسیاں چھوڑی ہیں۔ تمام احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی قربانیوں کو قبول فرمائے اور اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم عبد الناصر منصور صاحب مربی سلسلہ نظارت اصلاح و ارشاد مرکزیہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بھاوجہ مکرمہ ناصرہ خانم صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالکریم ظفر صاحب قائد خدام الاحمدیہ ضلع نارووال مورخہ 24 مئی 2013ء کو سہارا ہسپتال نارووال میں بوجہ کینسر 42 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اسی روز بعد نماز مغرب کنجروڑ میں انکی نماز جنازہ ادا کی گئی مرحومہ اللہ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ جنازہ ربوہ لایا گیا۔ مورخہ 25 مئی کو بعد نماز فجر بیت مبارک میں مکرم بشارت احمد محمود صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور قبر تیار ہونے پر آپ نے ہی دعا کروائی۔ مرحومہ نے پسماندگان میں خاوند کے علاوہ 2 بیٹے عزیزم منیب احمد خان بعمر 12 سال، عزیزم صارم احمد خان بعمر 10 سال اور ایک بیٹی عافیہ ظفر خان بعمر 8 سال، بزرگ والد محترم ہارون احمد خان صاحب ساکن رامبڑہ تحصیل شکر گڑھ، 2 بھائی مکرم توصیف احمد خان صاحب، مکرم وسیم احمد خان صاحب اور ہمشیرہ مکرمہ توقیر اختر صاحبہ اہلیہ مکرم اختر خان صاحب آف جرمنی اور ہم سب بہن بھائیوں کو غمگین اور سوگوار چھوڑا ہے۔ ہماری والدہ کی وفات کے بعد مرحومہ نے احسن رنگ میں ذمہ داری سنبھالی۔ گلی محلہ، عزیزوں، رشتہ داروں کے دکھ درد میں شریک ہوئیں۔ حتی الامکان مہمان نوازی، غریب پروری اور خاص طور پر مرکزی مہمانوں کی خدمت میں خوشی محسوس کرتیں بچوں کی تعلیم و تربیت کی طرف خاص توجہ دیتی رہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت میں مقام نعیم عطا فرمائے ہم سب کو صبر جمیل عطا فرمائے اور خاص طور پر بچوں کا حامی و ناصر ہو اور ان کی نیکیاں ان کی اولاد میں ہمیشہ قائم و دائم رہیں۔ آمین

دورہ نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل

مکرم نعیم احمد صاحب اٹھوال نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کے حصول کیلئے ضلع شیخوپورہ کے دورہ پر ہیں۔ احباب جماعت و اراکین عاملہ، مربیان کرام اور صدران جماعت سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

مکرم عرفان احمد ظفر صاحب

انٹرنیشنل فیئر میں جماعت احمدیہ ٹوگو کا بک سٹال

دسمبر 2012ء میں ٹوگو کے دارالحکومت لومے (Lome) میں سالانہ انٹرنیشنل فیئر منعقد ہوا جس میں جماعت احمدیہ ٹوگو کو بک سٹال لگانے کی توفیق ملی۔ سٹینڈ کو مختلف بینرز سے سجایا گیا تھا جس میں جماعتی تعارف، جماعتی سرگرمیوں کی تصاویر پر مشتمل بینرز تھے۔ اس کے علاوہ حضرت مسیح موعود اور خلفاء کی تصاویر بھی لگائی گئی تھیں۔ اس میں جماعت کے زیر اہتمام مختلف زبانوں میں شائع شدہ تراجم بھی رکھے گئے تھے جو لوگوں کے لئے خاص دلچسپی کا باعث تھے۔

اندازاً پانچ ہزار افراد نے سٹال کا وزٹ کیا۔ کُل 966 کتب فروخت ہوئیں۔ جماعتی تعارف پر مبنی اندازاً چھ ہزار لیف لیٹس تقسیم کئے گئے۔

اس سٹال کے ذریعہ خدا کے فضل سے بیشمار لوگوں تک جماعت کا پیغام پہنچانے کی توفیق ملی۔

دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ نیک لوگوں کو جماعت کی طرف راہنمائی فرمائے۔

(الفضل انٹرنیشنل 25 جنوری 2013ء)

امتحان کیلئے رجسٹریشن

(رجسٹریشن برائے بی اے/ بی ایس سی)

یونیورسٹی آف پنجاب لاہور نے بی اے اور بی ایس سی امتحانات 2014ء کیلئے رجسٹریشن کا آغاز کر دیا ہے۔ ایسے پرائیویٹ امیدوار جو بی اے بی ایس سی کا امتحان یونیورسٹی آف پنجاب کے تحت دینا چاہتے ہیں وہ اپنی رجسٹریشن کروالیں نارمل فیس -/2200 روپے ہے۔ رجسٹریشن کروانے کی آخری تاریخ 28 جون 2013ء ہے۔

(نظارت تعلیم)

ضرورت خادم بیت الذکر

محلہ دارالبرکات کی بیت الذکر کیلئے ایک مخلص خادم کی ضرورت ہے۔ خدمت کا شوق رکھنے والے دوست اپنے امیر/ صدر صاحب کی سفارش کے ساتھ اپنی درخواست مورخہ 7 جون کی شام تک خاکسار تک پہنچا دیں۔ تنخواہ اور دیگر سہولیات کا تعین بالمشافہ ہوگا۔ مورخہ 8 جون شام 5:15 بجے شام بیت الذکر محلہ دارالبرکات میں انٹرویو ہوگا۔

رابطہ: ملک طاہر احمد موبائل: 0333-8455942

(صدر محلہ دارالبرکات ربوہ)

مقابلہ حفظ قرآن اور حسن قراءت میں جامعہ احمدیہ گھانا کا اعزاز

مورخہ یکم مارچ 2013ء کو اسلامی کالج یونیورسٹی گھانا (ICUG) میں آل گھانا مقابلہ حفظ قرآن کریم و حسن قراءت کا انعقاد کیا گیا جس میں گھانا بھر سے تقریباً ڈیڑھ صد (150) طلبہ مختلف یونیورسٹیز اور مدرسوں سے تشریف لائے ہوئے تھے۔ یونیورسٹی کی طرف سے دعوت نامہ ملنے پر جامعہ احمدیہ انٹرنیشنل گھانا کے چار طلبہ کو بھی مختلف مقابلہ جات میں شرکت کیلئے بھجوایا گیا۔ یہ مقابلہ جات مورخہ یکم مارچ 2013ء کی صبح سے شروع ہو کر اگلے روز دوپہر تک جاری رہے۔

تجویز کردہ مقابلوں میں سے چار مقابلہ جات میں طلبہ جامعہ احمدیہ انٹرنیشنل نے حصہ لیا۔ جن میں حفظ قرآن کریم مکمل، حفظ قرآن کریم نصف اور تلاوت قرآن کریم طریقہ تغنیم اور تلاوت قرآن کریم طریقہ ترتیل شامل تھے۔

محض اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ تلاوت قرآن کریم طریقہ تغنیم میں عزیزم حافظ اسماعیل ایڈوسائی متعلم جامعہ احمدیہ گھانا اول قرار پائے۔ مقابلہ حفظ قرآن کریم مکمل میں عزیزم حافظ نکوٹو اظہر صاحب یوگنڈا نے دوم پوزیشن حاصل کی جبکہ مقابلہ حفظ قرآن کریم نصف میں عزیزم نورالدین اکو بینا نائیجیریا کو دوم قرار دیا گیا۔ یہاں یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ عزیزم نکوٹو اظہر صاحب اور عزیزم نورالدین صاحب نے ذاتی طور پر قرآن کریم حفظ کیا ہے۔ عزیزم نکوٹو اظہر صاحب مکمل قرآن کریم حفظ کر چکے ہیں۔ جبکہ عزیزم نورالدین صاحب نصف قرآن کریم حفظ کر چکے ہیں۔ اور باقی حفظ کر رہے ہیں۔

درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ اعزاز جامعہ احمدیہ انٹرنیشنل اور جماعت احمدیہ کیلئے مبارک کرے۔ طلباء جامعہ احمدیہ کو علم و عمل کے میدانوں میں آگے سے آگے قدم بڑھانے کی توفیق دے اور تمام طلبہ و اساتذہ کرام جامعہ کو تقویٰ و طہارت اور علم و معرفت میں بڑھاتا چلا جائے۔ آمین

عطیہ خون خدمت خلق ہے

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

یکم جون 2013ء

1:20 am	دینی وفقہی مسائل
2:00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 31 مئی 2013ء
3:35 am	راہ ہدیٰ
6:00 am	حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی سیرت وسوانح
7:10 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 31 مئی 2013ء
8:20 am	دینی وفقہی مسائل
12:00 pm	حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی سیرت وسوانح
2:00 pm	سوال وجواب 25 اکتوبر 1996ء
4:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 31 مئی 2013ء
9:15 pm	راہ ہدیٰ LIVE
11:35 pm	حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی سیرت وسوانح

خبریں

قائم علی شاہ تیسری بار وزیر اعلیٰ سندھ بن گئے قائم علی شاہ کثرت رائے سے تیسری بار وزیر اعلیٰ سندھ بن گئے۔ قائم علی شاہ کو 86 ووٹ ملے۔ ایم کیو ایم کے امیدوار سید سردار احمد نے 48 اور 10 جماعتی اتحاد کے امیدوار امتیاز شیخ نے 18 ووٹ حاصل کئے۔

سندھ اور خیبر پختونخوا میں سپیکر و ڈپٹی سپیکر منتخب پیپلز پارٹی کے آغا سراج درانی 87 ووٹ لے کر سندھ اسمبلی کے نئے سپیکر منتخب ہوئے۔ نثار کھوڑو نے نومنتخب سپیکر سے حلف لیا جس کے بعد آغا سراج درانی نے باضابطہ طور پر سپیکر سندھ اسمبلی کے فرائض سنبھال لئے۔ اس کے بعد پیپلز پارٹی کی ہی شہلا رضا 86 ووٹ لے کر سندھ اسمبلی کی ڈپٹی سپیکر منتخب ہوگئیں۔ انہوں نے بھی اپنے عہدے کا حلف اٹھا لیا۔ جبکہ خیبر پختونخوا میں تحریک انصاف کے اسد قیصر بلا مقابلہ سپیکر اور امتیاز شاہد قریشی ڈپٹی سپیکر منتخب ہو گئے۔ سبکدوش ہونے والے سپیکر کرامت اللہ چغرمٹی نے نومنتخب سپیکر اور ڈپٹی سپیکر سے حلف لیا اور انہوں نے اپنی کرسی سنبھال لی۔

تحریک طالبان کا حکومت کے ساتھ مذاکرات ختم کرنے کا اعلان کالعدم تحریک طالبان پاکستان نے پاکستانی حکومت کے ساتھ مذاکرات ختم کرنے کا اعلان کر دیا ہے۔ کالعدم تحریک طالبان نے حالیہ امریکی ڈرون حملے کے ردعمل میں پاکستانی حکومت کے ساتھ تمام مذاکراتی عمل کو ختم کرنے کا اعلان کر دیا ہے۔ کالعدم تحریک طالبان کے ترجمان احسان اللہ احسان کی جانب سے جاری ہونے والے ایک بیان میں کہا گیا ہے کہ ہم ڈرون حملوں کا ذمہ دار پاکستانی حکومت کو سمجھتے ہیں۔ اس لئے تمام مذاکراتی عمل کو ختم کیا جاتا ہے۔ ترجمان طالبان احسان اللہ احسان نے امریکی ڈرون حملے میں طالبان کمانڈر ولی الرحمٰن کی ہلاکت کی بھی تصدیق کی ہے۔ ولی الرحمٰن کی ڈرون حملے میں ہلاکت کے بعد ان کے نائب کمانڈر خان سید کو امیر مقرر کر دیا گیا ہے۔

فٹ پاتھ پر چلنے سے بجلی دنیا میں ٹیکنالوجی کے بڑھتے ہوئے استعمال کے بعد وسائل کی کمی کے حوالے سے کئی سنجیدہ سوالات نے جنم لیا ہے اور اب مختلف ذرائع استعمال کر کے توانائی پیدا کرنے کی کوششیں جاری ہیں حال ہی میں امریکہ اور برطانیہ میں ایک کمپنی نے ایسی فٹ پاتھ کا تصور پیش کیا ہے جس پر چلنے سے بجلی پیدا ہو سکے گی، کمپنی نے اس حوالے سے خاص قسم کی ٹائلز متعارف کرائی ہیں جن پر چلنے سے یہ ٹائلز توانائی جذب کریں گی اور اسے بجلی میں تبدیل کر دیں گی، اس بجلی کو بعد ازاں مختلف مصنوعات کو چلانے اور بلب روشن کرنے کے لئے استعمال کیا جا سکے گا، کمپنی نے تجرباتی طور پر یہ ٹائلز سکولوں میں نصب کی ہیں اور اگر یہ اپنے مقاصد حاصل کرنے میں کامیاب ہوگئیں تو اس پراجیکٹ کو باقاعدہ طور پر لانچ کر دیا جائے گا۔

(روزنامہ دنیا 10 جنوری 2013ء)

جفاکش معذور ترکھان ایتھوپیا میں ایک ایسا ترکھان موجود ہے جو ہاتھوں کے بجائے پیروں سے اوزار پکڑ کر فرنیچر بناتا ہے۔ ادیس ابابا سے تعلق رکھنے والا 42 سالہ یہ ترکھان پیدائشی طور پر دونوں بازوؤں سے معذور ہے لیکن پھر بھی اس نے اپنی زندگی میں حوصلہ نہیں ہارا۔ اس باہمت شخص نے کارپینٹر کی تربیت حاصل کرنے کے بعد اس کو نہ صرف اپنا باقاعدہ پیشہ بنا لیا بلکہ وہ 20 سالوں سے اپنے پیروں سے میز اور کرسیاں بنا رہا ہے۔ زندگی کو عام لوگوں کی طرح گزارنے اور اپنے بچوں کا پیٹ بھرنے کیلئے یہ شخص اپنے پاؤں میں ہتھوڑی، آری اور دیگر اوزار پکڑ کر بے حد سکون سے اپنی دکان پر بیٹھا لکڑی کا کام کرتا نظر آتا ہے۔ (روزنامہ دنیا 23 جنوری 2013ء)

متعدد ہیئر پراڈکٹس نقصان دہ امریکی ماہرین نے بازاروں میں دستیاب مختلف قسم کے متعدد ہیئر پراڈکٹس کو بالوں کیلئے نقصان دہ قرار دیدیا ہے۔ ماہرین کے مطابق بازاروں میں مختلف ناموں سے دستیاب ہیئر پراڈکٹس جن میں شیمپو اور کنڈیشنر شامل ہیں میں خطرناک کیمیکلز پائے جاتے ہیں جن سے بالوں کی ساخت کمزور ہوتی ہے اور بال گرتے ہیں، بالوں کی صحت کیلئے گھروں میں قدرتی طریقہ سے تیار ہونے والی چیزیں زیادہ سودمند ثابت ہوسکتی ہے کیونکہ ان کے بالوں پر کوئی منفی اثرات مرتب نہیں ہوتے اور بال جاندار رہتے ہیں۔

ربوہ میں طلوع وغروب یکم جون

طلوع فجر	3:34
طلوع آفتاب	5:01
زوال آفتاب	12:06
غروب آفتاب	7:11

نعمانی سیرپ
تیزابیت۔ خرابی ہاضمہ اور معدہ کی جلن کیلئے اکسیر ہے
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
NASIR ناصر
PH:047-6212434

سیل۔ سیل۔ سیل
مورخہ یکم جون سے لیڈیز اور مردانہ جوتوں پر سیل کے بعد اب بچوں کا جوتا صرف 200 تا 250 روپے
مس کولیکشن شوز ربوہ

فاتح جیولرز
www.fatehjewellers.com
Email:fatehjeweller@gmail.com
ربوہ فون نمبر: 0476216109
موبائل 0333-6707165

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
النور ڈیپارٹمنٹل سٹور
FREE HOME DELIVERY
مہران مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائٹر: رانا احسان اللہ خاں
047-6215227, 0332-7057097

MULTICOLOR INTERNATIONAL
SPECIALIST IN ALL KINDS OF:
Printing & Advertising
Email: multicolor13@yahoo.com
Cell: 920321-412 1313, 0300-8080400
www.multicolorint.com

FR-10

عنقریب شاندار افتتاح
باٹا کے مستند ڈیلر آپ کے شہر ربوہ میں
Bata کی ورائٹی کیلئے اب بیرون شہر جانے کی ضرورت نہیں
Bata by Choice
باٹا شوروم۔ ریلوے روڈ ربوہ

Skylite Institute of Information Technology
(Educating People For Tomorrow)
سمر پروگرام ایک کورس کے ساتھ آئیے انٹرنیٹ سیکھے کورس فری
داخلے جاری ہیں
اے سی کلاس رومز جدید سسٹم کے ساتھ۔
آج ہی تشریف لائیں اور کورسز کے بارے میں مکمل رہنمائی حاصل کریں۔
Computer Basics | Microsoft Office | Graphics Designing | Web Development | Online Marketing | Spoken English
4/14. 2nd Floor, Gol Bazar Rabwah. PH: 047-6211002. E-Mail: siit@skylite.com